اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# حج و عمرہ کرنے والیوں کے لیے نیتیں

## ﴿مع رِوایات، حکایات و مدنی پھول﴾

امیر اہلسنت، بانئ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ اپنی تالیف **"فیضان سنت"** (جلد اول تخریج شدہ) ص 1191 میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم فرماتے ہیں: **نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہ** مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔

("المعجم الکبیر"، الحدیث 5942، ج6، ص185)

اپنے "سفر حج و عمرہ و زیارتِ مدینۂ منورہ" کی عظیم الشان نیکی کے ساتھ مزید اچھی اچھی نیتیں شامل کر کے ثواب میں خوب اضافہ کیجئے۔

امیر اہلسنت نے اپنی مایہ ناز (تصنیف) تالیف رفیق الحرمین میں اسلامی بھائیوں کے لئے نیتیں تحریر فرمائی ہیں، اسلامی بہنوں کے لئے حسب ضرورت ترمیم کے ساتھ چند نیتیں پیش خدمت ہیں۔

(حج کی سعادت پانے والی اسلامی بہنیں ان میں سے موقع کی مُناسَبَت سے وہ نیّتیں کرلیں جن پر عمل کرنے کا واقعی ذہن ہو)

1. صرف رضائے الٰہی پانے کے لئے حج و عمرہ کروں گی۔ (قبولیت کے لئے اخلاص شرط ہے اور اخلاص حاصل کرنے میں یہ بات بَہُت معاون ہے کہ ریاکاری اور شہرت کے تمام اسباب ترک کر دیئے جائیں۔ فرمان مصطفٰی صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وسلم ہے: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری اُمت کے اغنیاء (یعنی مالدار) سیر و تفریح کے لئے اور درمیانے دَرجے کے لوگ تجارت کے لئے اور قُرّاء (یعنی قاری) دِکھانے اور سنانے کے لئے اور فُقَراء مانگنے کے لئے حج کریں گے۔ (تاریخ بغداد ج10 ص295)
2. اِس آیت مبارکہ پر عمل کروں گی: **وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰهِ** (پ2، البقرۃ:196)

ترجمۂ کنزالایمان: **"اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو"**

3. حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم کی پیروی میں حج کروں گی۔
4. چلتے وقت گھر والوں، رشتے داروں اور دوستوں سے قصور معاف کرواؤں گی، ان سے دعا کرواؤں گی۔ (دوسروں سے دعا کروانے سے برکت حاصل ہوتی ہے، اپنے حق میں دوسرے کی دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب "فضائل دعا" صفحہ 111 پر منقول ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خطاب ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اس منہ کے ساتھ دعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا۔ عرض کی: الٰہی! وہ منہ کہاں سے لاؤں؟ (یہاں انبیاء علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تواضع ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: اوروں سے دعا کرا کہ ان کے منہ سے تو نے گناہ نہ کیا، (ملخص از مثنوی مولانا روم دفتر سوم ص4)
5. زبان اور آنکھ وغیرہ کی حفاظت کروں گی (یہ نیک اعمال کے رسالے میں بھی شامل ہے) (نصیحتوں کے مدنی پھول صفحہ 29 اور 30 پر ہے: (i) (حدیث پاک ہے: اللہ پاک فرماتا ہے) اے ابن آدم! تیرا دین اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک تیری زبان سیدھی نہ ہو اور تیری زبان تب تک سیدھی نہیں ہو سکتی جب تک تو اپنے رب سے حیا نہ کرے۔ (ii) جس نے میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھوں کو جھکا لیا (یعنی انہیں دیکھنے سے بچا) میں اسے جہنم سے امان (یعنی پناہ) عطا کر دوں گا)
6. دوران سفر ذکر و درود سے دل بہلاؤں گی (اس سے فرشتہ ساتھ رہے گا! گانے باجے اور لغویات کا سلسلہ رکھا تو شیطان ساتھ رہے گا)
7. روزانہ کم از کم 1200 درودِ پاک پڑھوں گی۔
8. اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرتی رہوں گی (مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ نیز "فضائل دعا" صفحہ 220 پر ہے: مسلمان کہ مسلمان کے لیے اس کی غَیْبَت (یعنی غیر موجودگی) میں (جو) دعا مانگے (وہ قبول ہوتی ہے) حدیث شریف میں ہے: یہ (یعنی غیر موجودگی والی) دعا نہایت جلد قبول ہوتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں: اس کے حق میں تیری دعا قبول اور تجھے بھی اسی طرح کی نعمت حصول))
9. بھیڑ کے موقع پر بھی لوگوں کو اذیت نہ پہنچے اس کا خیال رکھوں گی اور اگر خود کو کسی سے تکلیف پہنچی تو صبر کرتے ہوئے معاف کروں گی (حدیث پاک میں ہے: جو شخص اپنے غصے کو روکے گا اللہ پاک قیامت کے روز اس سے اپنا عذاب روک دے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج 6 ص 377 حدیث 8311) (مطبوعہ دارالاشاعت)
10. مسلمانوں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے **"نیکی کی دعوت"** دے کر ثواب کماؤں گی۔
11. موبائل فون کا استعمال صرف ضرورتاً کروں گی۔

12. مکّے مدینے کے ایّام بلکہ پورا سفر تمام فرائض وواجبات پر عمل کرتے ہوئے "63 / 19 نیک اعمال" کے مطابق گزاروں گی۔(حرمین طیبین میں وقت گزارنے کے 19 نیک اعمال مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کئے جاسکتے ہیں)

13. سفر اور ہر معاملے میں سنتوں اور آداب کا حتیّ الامکان خیال رکھوں گی۔

14. احرام میں لَبَّیک کی خوب کثرت کروں گی(اسلامی بھائی بلند آواز سے کہے اور اسلامی بہن پست آواز سے)۔

15. پریشانیاں آئیں گی تو صبر کروں گی۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: **مال یا بدن میں کوئی نقصان یا مصیبت پہنچے تو اسے خوش دلی سے قبول کرے کیونکہ اس کے حج مبرور کی علامت ہے۔**(اِحیاءِ العلوم ج1 ص804)

16. مسجدِ کریمین کا ادب کروں گی۔

17. کعبۂ مشرفہ پر پہلی نظر پڑتے ہی درود پاک پڑھ کر دعا مانگوں گی۔

18. طواف و سعی ہر جگہ مردوں کے اختلاط سے بچنے کی کوشش کروں گی۔ اکثر نادان عورتیں حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو چومنے اور کعبۃ اللہ کا قُرب پانے کے لیے بے دھڑک مردوں میں جاگھستی ہیں یہ سخت بے باکی ہے۔(رفیق الحرمین صفحہ 147)

19. دوران طواف **"مستجاب"** پر(جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں وہاں) اپنی اور ساری امت کی مغفرت کے لیے دعا کروں گی۔

20. مکۂ مکرمہ شریف کی حاضری کے دوران حتی الوسع صرف آبِ زم زم استعمال کروں گی اور آب زم زم پیتے وقت ادائے سنت کی نیت سے قبلہ رو، کھڑے ہو کر، بسم اللہ پڑھ کر، چوس چوس کر تین سانس میں، پیٹ بھر کر پیوں گی، پھر دعا مانگوں گی کہ وقت قبول ہے۔(فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وسلم: ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کوکھ(یعنی پیٹ) بھر نہیں پیتے۔(ابن ماجہ ج3 ص489)

21. مکّے مدینے میں ہو سکا تو ایک بار قرآنِ کریم کا ختم کروں گی۔

22. دورانِ گفتگو حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچوں گی۔البتہ ریگزار (صحراء) و کہسار(پہاڑ) اور مغیلانِ عرب (کیکر، ببول، خاردار درخت) کے پُر سوز مناظر محبت کی نظر سے دیکھوں گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ الکریم

23. حرمینِ طیبین میں دینی ماحول سے وابستہ رہ کر علمِ دین سیکھنے / سکھانے کے مواقع مثلاً سنتوں بھرا اجتماع، حج تربیتی اجتماع، شارٹ کورسز وغیرہ میسّر آئے تو اُن میں شامل رہوں گی۔

24. گناہوں سے ہمیشہ کے لیے توبہ کرتی ہوں اور صرف اچھی صحبت میں رہا کروں گی( احیاء العلوم میں ہے:حج کی مبرور کی ایک علامت یہ ہے کہ جو گناہ کرتا تھا انہیں چھوڑ دے، برے دوستوں سے کنارہ کش ہو کر نیک بندوں سے دوستی کرے، کھیل کود اور غفلت بھری بیٹھکوں کو ترک کرکے ذکر اور بیداری کی مجالس اختیار کرے(احیاء العلوم ج 1 ص 803)۔امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: حج مبرور کی علامت یہ ہے کہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی جانب متوجہ ہو اور بیت اللہ شریف کی ملاقات کے بعد اپنے ربِّ کائنات کی ملاقات کے لیے تیاری کرے۔(احیاء العلوم ج1 ص792 )

25. شرعی پردہ کروں گی بالخصوص سفر حرمینِ طیبین میں اپنے پردہ کی حفاظت کروں گی۔(نامحرموں کے سامنے عورت کا اس طرح آجانا کہ سر کھلا ہوا ہے یادوپٹہ اتنا باریک ہو کہ بالوں کی سیاہی چمکتی ہو حرام ہے اور احرام میں سخت حرام(رفیق الحرمین صفحہ 84)

26. سفر سے واپسی کے بعد بھی گناہوں کے قریب نہ جاؤں گی، نیکیوں میں اضافہ کروں گی اور سنتوں پر مزید عمل بڑھاؤں گی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں:(حج سے پہلے کے حقوق اللہ اور حقوق العباد جس کے ذمے تھے)اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور (مثلاً قضاء نماز وروزہ، باقی ماندہ زکوۃ وغیرہ اور تلف کردہ بقیہ حقوق العباد کی ادائیگی) میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سرنو اس کے سر ہوں گے کہ حقوق تو خود باقی ہی تھے ان کے ادا میں پھر تاخیر و تقصیر سے گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالے کو کافی نہ ہوگا کہ حج گزرے(یعنی پچھلے) گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لیے پروانہ بے قیدی (یعنی گناہ کرنے کا اجازت نامہ) نہیں ہوتا بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔(فتاویٰ رضویہ ج24 ص467))

27. سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم کے دربار گہر بار کی پہلی حاضری سے قبل غسل کروں گی۔ نیا لباس زیب تن کروں گی۔

28. اللہ پاک کے اس فرمان عالیشان: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (پ 5، النساء: 64)

(ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں) پر عمل کرتے ہوئے مدینے کے شہنشاہ صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضری دوں گی۔

29. اگر بس میں ہوا تو اپنے محسن و غمگسار آقا صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اسطرح حاضری دوں گی جس طرح ایک بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کی بارگاہ میں لرزتا، کانپتا، آنسو بہاتا حاضر ہوتا ہے۔ (حکایت: سیدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جب سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم کا ذکر کرتے تو ان کا رنگ بدل جاتا اور جُھک جاتے۔)

30. اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ الله (یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم میں آپ کی شفاعت کی سوالی ہوں) کی تکرار کر کے شفاعت کی بھیک مانگوں گی.

31. جن لوگوں نے سلام پیش کرنے کا کہا تھا اُن کا سلام بارگاہ شاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم میں عرض کروں گی۔

32. مدینۂ منورہ کے در و دیوار، برگ (پتّے) و خار (کانٹے)، پتھر و غبار (خاک) الغرض وہاں کی ہر ہر شے کا ادب کروں گی۔

33. مدینۂ منورہ کی کسی بھی شے میں عیب نہیں لگاؤں گی۔

34. مدینہ منورہ میں قیام کے دوران جب جب سبز گنبد کی طرف گزر ہو گا، فوراً اُس طرف رُخ کر کے کھڑے ہاتھ باندھ کر سلام عرض کروں گی (حکایت: مدینہ منورہ میں سیدنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک صاحب نے بتایا: مجھے خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم کی زیارت ہوئی، فرمایا: ابو حازم سے کہہ دو، "تم میرے پاس سے یوں ہی گزر جاتے ہو، رُک کر سلام بھی نہیں کرتے!" اس کے بعد سیدنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنا معمول بنا لیا کہ جب روضۂ انور کی طرف گزر ہوتا، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے، پھر آگے بڑھتے۔ (المنامات مع موسوعة ابن أبی الدنیا ج3 ص153 حدیث323))

35. اگر جنت البقیع میں مدفن نصیب نہ ہوا اور مدینۃ المنورہ سے رُخصت کی جاں سوز گھڑی آگئی تو بارگاہِ رسالت میں الوداعی حاضری دوں گی اور گڑگڑا کر بلکہ ممکن ہوا تو رو رو کر بار بار حاضری کی التجاء کروں گی۔ اگر بس میں ہوا تو ماں کی مامتا بھری گود سے جدا ہونے والے بچے کی طرح بلک بلک کر روتے ہوئے دربارِ رسول کو بار بار حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے رُخصت ہوں گی۔

36. اس مقدس سفر سے واپسی کے بعد دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی پابندی کروں گی۔